THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

جرمِ قذف: پاکستانی قانون اور بدائع الصنائع میں ایک فقہی و تقابلی مطالعہ

The Offence of Qazf: A Jurisprudential and Comparative Study of Pakistani Law and Bada'i al-Sana'i

Khalil Ullah
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, AWKUM Mardan
Email: Khalilu1986@gmail.com
Dr. Muhammad Zakariya
Lecturer, Department of Islamic Studies ،Abdul Wali Khan University Mardan
zakariya336@awkum.edu.pk

Abstract

This research paper presents a critical comparative analysis of the Offence of Qazf (Enforcement of Hadd) Ordinance, 1979 in Pakistan, evaluating its legal provisions against the classical Hanafi jurisprudential framework established in Bada'i al-Sana'i by Imam Al-Kasani. The study examines the definition, constitutive elements, evidentiary standards, and the implementation of Hadd (prescribed punishment) for the accusation of Zina (adultery). It explores the alignment between modern legislative language and classical jurisprudence, while identifying key discrepancies that have emerged due to the intersection of Islamic penal concepts and secular legal influences. The research highlights significant findings regarding the conceptualization of Qazf, particularly the ongoing discourse between viewing the offence as a Haqq-Allah (Right of Allah) versus a Haqq-al-Abd (Right of the Individual). Furthermore, it investigates the practical application of the law through judicial precedents, arguing that while the Pakistani legal framework maintains a strong foundation in Hanafi jurisprudence, the incorporation of certain statutory exceptions—such as 'good faith' provisions—necessitates a deeper reliance on classical jurisprudential reasoning to ensure the law's conformity with the spirit of Islamic justice.

.

***Keywords**: Qazf, Hudood Ordinance 1979, Bada'i al-Sana'i, Hanafi Jurisprudence, Defamation of Character, Islamic Penal Law, Haqq-Allah, Tazkiyah-al-Shuhood, Judicial Precedents, Comparative Law.*

اسلامی نظامِ تعزیرات میں 'قذف' (تہمتِ زنا) محض ایک سماجی گناہ یا ہتکِ عزت کا معمولی واقعہ نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا کلیدی جرم ہے جو انسانی وقار، خاندانی تقدس اور معاشرتی امن کی بنیادوں کو ہلانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ شریعتِ مطہرہ نے انسان کی آبرو کو اس کے خون اور مال کے مساوی حرمت بخشی ہے، چنانچہ کسی پاک دامن پر زنا کی تہمت لگانا در حقیقت معاشرتی نظم وضبط کے پورے اخلاقی ڈھانچے پر ایک کاری ضرب ہے۔ فقہ حنفی کے امام، علاء الدین الکاسانیؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف 'بدائع الصنائع' میں جس دقتِ نظری، فقہی بصیرت اور استدلالی قوت کے ساتھ اس جرم کی ماہیت، شرائطِ وجوب اور عواقب کو واشگاف کیا ہے، وہ صدیوں بعد بھی قانونی فلسفے کے طالبِ علموں کے لیے ایک مینارِ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔

پاکستان کے 'نفاذِ حدود آرڈیننس 1979ء' کا مطالعہ محض ایک قانونی دستاویز کا مطالعہ نہیں، بلکہ یہ اسلامی قانون کی روح اور فقہ حنفی کے کلاسیکی اصولوں کے مابین ایک فکری مکالمہ ہے۔ قانونِ قذف کی تدوین میں جہاں ایک طرف مقننہ نے شرعی حدود کے نفاذ کا عزم کیا، وہیں دوسری طرف جدید قانونی اصطلاحات اور ضابطہ فوجداری کے تقاضوں نے اس عمل کو ایک خاص پیچیدگی عطا کی۔ یہ تحقیق اس پیچیدگی کو علمی سطح پر سلجھانے کی ایک مخلصانہ کوشش ہے، تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا ہمارے موجودہ قوانین

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

اپنی تشکیل اور تعبیر میں 'بدائع الصنائع' کے ان اساسی اصولوں کی ترجمانی کرتے ہیں جو صدیوں سے انصاف کے ترازو کو متوازن رکھے ہوئے ہیں۔

اس تحقیقی مطالعے کی اہمیت اس امر سے دوچند ہو جاتی ہے کہ قانون اور شریعت کے مابین کسی بھی قسم کا فکری تضاد عدالتی فیصلوں میں انتشار کا باعث بن سکتا ہے۔ جب تک قانونی دفعات کو ان کی اصل فقہی جڑوں (Roots) کے ساتھ نہیں جوڑا جائے گا، تب تک قانون کا صحیح اطلاق اور عدل کا قیام ممکن نہیں۔ یہ مقالہ اسی ضرورت کو پیشِ نظر رکھتا ہے کہ قانونِ قذف کی دفعات کا فقہی تجزیہ کیا جائے، تاکہ جہاں فقہی روح اور قانونِ نافذہ کے مابین کوئی خلا یا تضاد نظر آئے، وہاں علمی اور استدلالی رہنمائی فراہم کی جا سکے۔ یہ مطالعہ صرف ایک تنقیدی جائزہ نہیں، بلکہ عدالتی تشریحات کے لیے ایک فقہی بنیاد فراہم کرنے کی سعی ہے۔

مزید برآں، یہ ریسرچ پیپر ان عدالتی نظائر کا بھی احاطہ کرتا ہے جن میں قانونِ قذف کی عملی تطبیق کو چیلنج کیا گیا۔ قذف جیسے حساس جرم میں 'نیک نیتی (Good Faith)' کے استثنیٰ سے لے کر 'حق اللہ' اور 'حق العبد' کے درمیان قانونی کشمکش تک، کئی ایسے مسائل ہیں جن کا حل صرف کلاسیکی فقہی مراجع کی روشنی میں ہی ممکن ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے ہم یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ پاکستانی قانونِ قذف کی اصلاح اور اس کی مزید شفافیت کے لیے بدائع الصنائع کے اصولوں کی طرف رجوع کرنا ناگزیر ہے، تاکہ قانون سازی کا عمل نہ صرف دستوری تقاضوں کو پورا کرے، بلکہ شریعتِ اسلامی کے منشا کے مطابق ایک عادلانہ معاشرے کا ضامن بھی بنے۔

1۔ پاکستانی قانونِ قذف کا مفہوم، شرعی بنیادیں اور ارکان

قذف کا جرم پاکستانی قانونی نظام میں اسلامی شریعت سے ماخوذ ان بنیادی جرائم میں شامل ہے جو 1979ء میں نافذ کیے گئے۔ اس جرم کی قانونی تعریف کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ قانون کے اصل الفاظ کا فقہ حنفی کی اساسی کتاب 'بدائع الصنائع' کی روشنی میں جائزہ لیا جائے، تاکہ معلوم ہو سکے کہ مقننہ نے فقہی اصطلاحات کو قانونی پیرائے میں کس حد تک درست ڈھالا ہے۔

الف) پاکستانی قانون میں قذف کا مفہوم

پاکستان میں قذف سے متعلق قانون نفاذِ حدود آرڈیننس مجریہ 1979ء کے تحت نافذ کیا گیا۔ اس آرڈیننس (The Offence of Qazf (Enforcement of Hadd) Ordinance, 1979) کی دفعہ 3 میں قذف کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

> "Whoever by words either spoken or intended to be read, or by signs or by visible representations, makes or publishes as imputation of 'zina' concerning any person intending to harm, or knowing or having reason to believe that such imputation will harm the reputation, or hurt the feelings, of such person, is said, except in the cases hereinafter excepted to commit 'qazf[1]".'
>
> یعنی جو کوئی شخص بولے گئے یا تحریر کیے گئے الفاظ، اشاروں یا قابلِ مشاہدہ نمائندگی کے ذریعے، کسی شخص پر زنا کا الزام لگائے یا اسے نشر کرے، اس ارادے، علم یا معقول وجہ کے ساتھ کہ یہ الزام اس شخص کی عزت کو نقصان پہنچائے گا یا اس کے جذبات مجروح کرے گا، تو وہ مستثنیٰ صورتوں کے علاوہ قذف کا مرتکب کہلائے گا۔

اس تعریف کے ساتھ آرڈیننس میں دو وضاحتیں بھی دی گئی ہیں: پہلی یہ کہ مرحوم شخص پر بھی زنا کا الزام قذف ہے بشرطیکہ اس سے اس کے زندہ ورثاء کی عزت مجروح ہو۔ دوسری یہ کہ کسی شخص کو ناجائز اولاد کہنا بھی قذف شمار ہو گا۔ قانون نے دفعہ 4 اور 5 کے تحت اسے مزید "قذفِ موجبِ حد" اور "قذفِ موجبِ تعزیر" میں تقسیم کیا ہے۔

ب) بدائع الصنائع میں قذف کا مفہوم

امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانیؒ (م:587ھ) نے 'بدائع الصنائع' میں حدود کے اسبابِ وجوب پر بحث کرتے ہوئے حدِ قذف کی تعریف نہایت مختصر لیکن جامع الفاظ میں کی ہے:

"وأما حد القذف فسبب وجوبه القذف بالزنا؛ لأنه نسبه إلى الزنا، وفيها إلحاق العار بالمقذوف، فيجب الحد دفعا للعار، والله سبحانه وتعالى أعلم."[2]

یعنی حدِ قذف کا سبب زنا کی تہمت لگانا ہے، کیونکہ اس میں کسی کو زنا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جس سے مقذوف (جس پر الزام لگا) کو عار اور رسوائی لاحق ہوتی ہے، چنانچہ اس عار کو دفع کرنے کے لیے حد واجب ہوتی ہے۔

اس مختصر عبارت میں امام کاسانیؒ نے قذف کی علتِ تشریع بھی بیان کر دی ہے کہ یہ سزا شخصی انتقام کے لیے نہیں بلکہ معاشرتی عزت و آبرو کے تحفظ کے لیے ہے۔

ج) فقہی و قانونی تقابلی تجزیہ

ان تعریفات کا تقابلی مطالعہ درج ذیل اہم نتائج پیش کرتا ہے:

ذرائعِ قذف کی وسعت: پاکستانی قانون نے الفاظ، اشارے اور تحریر تینوں ذرائع کو تعریف کے متن کا حصہ بنایا ہے۔ بظاہر بدائع الصنائع کی عبارت میں صرف 'نسبتِ زنا' کا اصولی ذکر ہے، لیکن فقہ حنفی کی تفصیلی بحث میں کنایہ، اشارہ اور کتابت سے لگائے گئے الزام کو بھی معتبر مانا گیا ہے۔ قانون نے دراصل انہی فقہی تفصیلات کو دفعہ کی شکل میں یکجا کیا ہے۔

نیتِ نقصان کی شرط: قانون میں "intending to harm" (نقصان پہنچانے کی نیت) کی قید لگائی گئی ہے۔ بدائع الصنائع میں اس کا متبادل لفظ "اِلحاق العار" (عار لاحق کرنا) ہے، جو بالکل اسی قانونی منشا کی فقہی تعبیر ہے۔

تقسیمِ حد و تعزیر: قانون میں قذف کو حد اور تعزیر میں تقسیم کرنا فقہ حنفی کے اس بنیادی اصول سے مکمل مطابقت رکھتا ہے کہ جہاں حد کی کڑی شرائط پوری نہ ہوں، وہاں معاملہ تعزیر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

2۔ پاکستانی قانونِ قذف میں وجوبِ حد، شرائط، موانع اور ذرائع اثبات

قذف کا جرم محض الزام لگانے سے حد کا متقاضی نہیں ہوتا، بلکہ شریعت اور قانون دونوں نے اس کے لیے کڑی شرائط مقرر کی ہیں۔

الف) وجوبِ حد کی شرائط

آرڈیننس کی دفعہ 5 میں قذفِ موجبِ حد کی شرائط یوں بیان کی گئی ہیں:

"Whoever, being an adult, intentionally and without ambiguity commits 'qazf' of 'zina' liable to 'hadd' against a particular person who is a 'muhsan' and capable of performing sexual intercourse"... [3]

یعنی جو شخص، بالغ ہونے کی حالت میں، جانتے بوجھتے اور بلا ابہام، کسی ایسے مخصوص شخص پر زنا کی تہمت لگائے جو 'محصن' ہو اور جسمانی طور پر مجامعت کی صلاحیت رکھتا ہو، وہ قذفِ موجبِ حد کا مرتکب ہوگا۔ قانون کی نظر میں محصن سے مراد وہ عاقل و بالغ مسلمان ہے جو زنا سے پاک ہو۔

بدائع الصنائع میں امام کاسانیؒ نے ان شرائط کو نہایت باریک بینی سے تین اطراف (قاذف، مقذوف اور فعلِ قذف) میں تقسیم کیا ہے۔ قاذف کے لیے عقل اور بلوغ شرط ہے، جبکہ مقذوف کے 'محصن' ہونے کے لیے پانچ شرائط لازم قرار دی ہیں: عقل، بلوغ، اسلام، حریت (آزاد ہونا)، اور عفت (پاکدامنی)۔[4]

تقابلی جائزے سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستانی قانون نے 'محصن' کی تعریف میں فقہ حنفی کی ان تمام شرائط کو بطریقِ احسن اپنے متن میں سمویا ہے۔

ب) موانعِ حد

آرڈیننس کی دفعہ 9(1) کے مطابق حد تین صورتوں میں نافذ نہیں ہوگی: جب قذف اپنی اولاد پر کیا گیا ہو، جب مقذوف دورانِ مقدمہ وفات پا جائے، یا جب الزام سچ ثابت ہو جائے۔ مزید برآں، دفعہ 9(2) کے تحت اگر مقذوف اپنی شکایت واپس لے لے یا معاف کر دے تو حد ساقط ہو جائے گی۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

یہاں پاکستانی قانون اور بدائع الصنائع کے مابین ایک بڑا اور بنیادی فقہی اختلاف سامنے آتا ہے۔ پاکستانی قانون قذف کو ایک حد تک 'حق العبد' مانتے ہوئے مقذوف کو صلح یا معافی کا اختیار دیتا ہے۔ اس کے برعکس، فقہ حنفی (امام کاسانیؒ) کے نزدیک قذف کی حد غالب طور پر حق اللہ ہے۔ امام کاسانیؒ صراحت فرماتے ہیں:

"وَأَمَّا حَدُّ الْقَذْفِ فَإِنَّهُ حَقُّ اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَنَا... وَلَا يَجْرِي فِيهِ الْعَفْوُ."[5]

یعنی ہمارے (احناف کے) نزدیک حدِ قذف اللہ تعالیٰ کا حق ہے... اور اس میں معافی (عفو) جاری نہیں ہو سکتی۔

اس فقہی اصول کی روشنی میں، پاکستانی قانون کا دفعہ 9 میں شکایت کنندہ کو صلح اور معافی کا اختیار دینا فقہِ شافعی کے تو قریب ہو سکتا ہے، لیکن یہ فقہِ حنفی کی منشا کے صریح خلاف ہے۔ حنفی مسلک میں، اگرچہ مقدمہ دائر کرنے کے لیے مقذوف کا مطالبہ شرط ہے، مگر ایک بار جب مقدمہ قاضی کے روبرو ثابت ہو جائے تو پھر یہ خالص حق اللہ بن جاتا ہے اور اسے معاف کرنے کا اختیار کسی کے پاس نہیں رہتا۔

ج) ذرائعِ اثباتِ قذف

پاکستانی قانون کی دفعہ 6 کے مطابق قذفِ موجبِ حد کے اثبات کے دو ہی ذرائع ہیں: ملزم کا عدالت میں اقرار، یا دو بالغ، مسلمان اور عادل مرد گواہوں کی چشم دید شہادت جو تزکیۃ الشہود کے معیار پر پوری اترتی ہو۔

یہ دائرہ کار بدائع الصنائع میں درج اصولوں سے سو فیصد مطابقت رکھتا ہے۔ فقہ حنفی میں قذف کے اثبات کے لیے زنا کی طرح چار گواہ نہیں، بلکہ صرف دو مرد گواہ درکار ہیں، اور اس میں عورتوں کی گواہی قابلِ قبول نہیں۔ اسی طرح امام کاسانیؒ کے مطابق قذف کے اقرار کے لیے ایک ہی مرتبہ کا اقرار کافی ہے (زنا کی طرح چار مرتبہ کی شرط نہیں)۔ پاکستانی مقننہ نے "tazkiyah-al-shuhood" کی خالص فقہی اصطلاح کو قانون کا حصہ بنا کر فقہ حنفی کے طریقۂ کار کو مکمل طور پر اختیار کیا ہے۔[6]

پاکستانی قانونِ قذف اپنی عمومی ساخت، شرائطِ وجوب اور ذرائع اثبات میں بدائع الصنائع کے اصولوں کا بہترین عکاس ہے۔ تاہم موانعِ حد کے باب میں قانون کا مقذوف کو معافی کا اختیار دینا فقہ حنفی کے اصول "حدِ قذف حق اللہ ہے" سے متصادم ہے، جو اس قانون کی ایک نمایاں فقہی انفرادیت یا خامی (بہت سے احناف کے نزدیک) قرار دی جا سکتی ہے۔

3۔ پاکستانی قانونِ قذف میں سزا اور نفاذ

قذف کے جرم میں محض اثبات ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے بعد سزا کی نوعیت اور اس کے نفاذ کا طریقہ بھی ایسے اصولوں کے تحت طے کیا جاتا ہے جو فقہی اور قانونی دونوں نظاموں میں نہایت احتیاط کا تقاضا کرتے ہیں۔ ذیل میں سزا کی نوعیت اور اس کے نفاذ کا تحقیقی و تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے:

الف) سزا کی نوعیت

دی آفنس آف قذف (انفورسمنٹ آف حد) آرڈیننس 1979ء کی دفعہ 7 میں قذفِ موجبِ حد کی سزا ان الفاظ میں مقرر کی گئی ہے کہ جو شخص قذفِ موجبِ حد کا ارتکاب کرے، اسے اسّی (80) کوڑوں کی سزا دی جائے گی، اور قذفِ موجبِ حد کے جرم میں مجرم قرار پانے کے بعد، اس کی گواہی کسی بھی عدالت میں قابلِ قبول نہیں ہو گی (his evidence shall not be admissible in any Court of law)۔ یعنی پاکستانی قانون میں دو الگ سزائیں مقرر کی گئی ہیں: ایک جسمانی سزا (اسّی کوڑے)، اور دوسری قانونی و معاشرتی سزا (گواہی کی مستقل نااہلیت)۔

اس کے برعکس، دفعہ 11 میں قذفِ موجبِ تعزیر کی سزا اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جو شخص قذفِ موجبِ تعزیر کا مرتکب ہو، اسے دو سال تک قید اور چالیس کوڑوں تک سزا دی جا سکتی ہے، اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔ یہ دو الگ درجوں کی سزا (حد اور تعزیر) اسی فقہی اصول کی عکاسی کرتی ہے جو شرائط پوری ہونے یا نہ ہونے کی بنیاد پر قائم ہے۔[7]

بدائع الصنائع میں امام کاسانیؒ نے حدود کی مقدار کے باب میں قذف کی سزا کی بنیاد سورۃ النور کی آیت نمبر 4 (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا[8]) کو قرار دیا ہے۔ اس آیت اور احادیث کی روشنی میں امام کاسانیؒ فرماتے ہیں:

"وَأَمَّا حَدُّ الْقَذْفِ فَثَمَانُونَ جَلْدَةً فِي حَقِّ الْحُرِّ، وَأَرْبَعُونَ فِي حَقِّ الْعَبْدِ... وَتُسْقَطُ شَهَادَتُهُ."[9]

یعنی قذف کی حد آزاد شخص کے حق میں اَسّی کوڑے اور غلام کے حق میں چالیس کوڑے ہے... اور اس (قاذف) کی گواہی ساقط کر دی جائے گی۔

ب) نفاذِ سزا کا طریقہ کار

پاکستانی قانون کی دفعہ 7 کی ذیلی شق (3) کے تحت یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ قذف کی حد اس وقت تک نافذ نہیں کی جائے گی جب تک کہ اپیلٹ کورٹ (وفاقی شرعی عدالت) اس کی توثیق نہ کر دے، اور توثیق تک مجرم کو سادہ قید میں رکھا جائے گا۔ کوڑوں کے عملی نفاذ کے لیے پاکستان میں "The Execution of the Punishment of Whipping Ordinance, 1979" نافذ کیا گیا، جس کے تحت کوڑے کی لمبائی، موٹائی، اور مارنے کے طریقے کو منظم کیا گیا تاکہ کوڑے چہرے، سر، یا جسم کے نازک حصوں پر نہ لگیں اور سزا کے دوران مجرم کا طبی معائنہ بھی لازمی قرار دیا گیا۔

یہ تمام طریقہ کار فقہ حنفی کی تعلیمات کا عین عکس ہے۔ بدائع الصنائع میں نفاذِ حد کے باب میں امام کاسانیؒ واضح فرماتے ہیں:

"وَيُفَرَّقُ الضَّرْبُ عَلَى أَعْضَائِهِ كُلِّهَا لِأَنَّهُ لَوْ جُمِعَ فِي عُضْوٍ وَاحِدٍ لَرُبَّمَا يُؤَدِّي إِلَى الْهَلَاكِ وَالْمَقْصُودُ هُوَ الزَّجْرُ لَا الْهَلَاكُ، وَيُتَّقَى الْوَجْهُ وَالرَّأْسُ وَالْفَرْجُ."[10]

یعنی کوڑوں کی مار کو جسم کے تمام اعضاء پر تقسیم کیا جائے گا، کیونکہ اگر ایک ہی عضو پر مارا جائے تو ہلاکت کا اندیشہ ہے، جبکہ حد کا مقصود زجر (تنبیہ) ہے نہ کہ ہلاکت۔ اور چہرے، سر اور شرمگاہ کو کوڑے مارنے سے بچایا جائے گا۔ آپؒ مزید فرماتے ہیں کہ مجرم کو برہنہ نہیں کیا جائے گا، البتہ اس کے موٹے اور گدے دار کپڑے اتار دیے جائیں گے۔

ج) فقہی و قانونی تقابلی تجزیہ

مقدارِ سزا اور نفاذ کے حوالے سے پاکستانی قانون اور بدائع الصنائع میں شاندار حد تک ہم آہنگی پائی جاتی ہے، بالخصوص درج ذیل دو نکات نہایت اہم ہیں:

گواہی کی دائمی نااہلیت اور فقہ حنفی کی انفرادیت: قرآنی نص کی تعبیر میں امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر قاذف توبہ کر لے تو اس کی گواہی دوبارہ قبول کر لی جاتی ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام کاسانیؒ کے نزدیک توبہ سے گناہ تو معاف ہو جاتا ہے، مگر گواہی کی نااہلیت (جو کہ ایک دنیوی سزا ہے) تاحیات باقی رہتی ہے۔ پاکستانی قانون سازوں نے دفعہ 7 میں فقہِ شافعی کے بجائے خالصتاً فقہ حنفی کے اس سخت موقف کو قانون کا حصہ بنایا ہے اور گواہی کی نااہلیت کو توبہ کے ساتھ مشروط نہیں کیا۔

سزا کی معتدل تنفیذ: کوڑے مارنے کا جو طریقہ (اعتدال، اعضاء کی تقسیم، نازک حصوں کا بچاؤ) بدائع الصنائع میں مذکور ہے، وہی قواعد و ضوابط 1979ء کے وپنگ (Whipping) آرڈیننس میں قانونی شکل دیے گئے، جو مقننہ کی فقہ اسلامی سے گہری وابستگی کا ثبوت ہے۔

4۔ پاکستانی عدالتی نظائر میں قانونِ قذف کا عملی اطلاق

کسی بھی قانون کی حقیقی معنویت صرف اس کی تدوین میں نہیں ہوتی بلکہ اس کے عملی نفاذ اور عدالتی تعبیر سے واضح ہوتی ہے۔ قذف چونکہ انسانی عزت اور معاشرتی اعتماد سے متعلق جرم ہے، اس لیے اس کے عدالتی اطلاق میں غیر معمولی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان کی ماتحت اور اعلیٰ عدالتوں (خصوصاً وفاقی شرعی عدالت) نے قانونِ قذف کی جو تشریحات کی ہیں، ان کا بدائع الصنائع کے اصولوں کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

الف) اہم عدالتی فیصلے اور عملی اصول

وفاقی شرعی عدالت (Federal Shariat Court) اور سپریم کورٹ کی شریعت اپیلٹ بینچ نے قذف کے مقدمات میں کئی تاریخی فیصلے دیے ہیں جو اس قانون کے اطلاق کا دائرہ متعین کرتے ہیں۔ عدالتی نظائر میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ 'الزام کا صریح اور غیر مبہم' ہونا حد کے نفاذ کے لیے شرطِ اول ہے۔

ایک اہم مقدمے میں عدالت نے قرار دیا کہ محض شک کی بنیاد پر یا غیر واضح الفاظ میں دیا گیا بیان قذفِ موجبِ حد نہیں بن سکتا جب تک کہ زنا کا واضح اور صریح الزام ثابت نہ ہو۔ یہ عدالتی رویہ بدائع الصنائع کے اس بنیادی اصول کا عین ترجمان ہے جس میں امام کاسانیؒ فرماتے ہیں:

"وَأَمَّا رُكْنُهُ فَهُوَ اللَّفْظُ الدَّالُّ عَلَى الزِّنَا صَرِيحًا، لِأَنَّ الْحَدَّ لَا يَجِبُ بِالِاحْتِمَالِ."[11]

یعنی قذف کا رکن وہ لفظ ہے جو صراحت کے ساتھ زنا پر دلالت کرے، کیونکہ حد احتمالات (شک اور کنائے) سے واجب نہیں ہوتی۔

ب) عملی و قانونی مسائل

پاکستانی عدالتوں کو قذف کے مقدمات میں ایک بڑے قانونی اور فقہی تضاد کا سامنا رہا ہے جو آرڈیننس کی دفعہ 3 کے "استثنٰی" (Exceptions) میں پایا جاتا ہے۔

پاکستانی قانون کی دفعہ 3 کے "استثنٰی نمبر 2" کے مطابق، اگر کوئی شخص نیک نیتی (Good Faith) کے ساتھ کسی کے خلاف زنا کا الزام کسی قانونی اتھارٹی یا مجاز شخص کے سامنے پیش کرے، تو وہ قذف کا مرتکب نہیں ہو گا۔ یہ استثنٰی دراصل برطانوی دور کے تعزیرات (Defamation / ہتکِ عزت) کے قانون سے مستعار لیا گیا تھا۔

لیکن خالص فقہ حنفی اور بدائع الصنائع کی روشنی میں یہ ایک بہت بڑی خامی ہے۔ امام کاسانیؒ کے نزدیک، اگر کوئی شخص قاضی (عدالت) کے روبرو زنا کا دعویٰ کرے اور چار گواہ پیش کرنے میں ناکام ہو جائے، تو اس کی 'نیک نیتی' اسے حدِ قذف سے نہیں بچا سکتی، بلکہ چار گواہوں کی عدم دستیابی خود بخود اسے قاذف بنا دیتی ہے۔ فقہ حنفی میں قذف کی تعریف ہی یہ ہے کہ (لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ)[12] یعنی گواہ نہ لانا ہی جرم ہے۔ پاکستانی قانون میں 'گڈ فیتھ' کے اس استثنٰی نے کئی ایسے لوگوں کو حدِ قذف سے بچا لیا جو دوسروں پر جھوٹے یا ادھورے الزامات لگاتے تھے۔ تاہم، بعد ازاں وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلوں کے ذریعے اس استثنٰی کے اطلاق کو نہایت محدود کر دیا تاکہ فقہ اسلامی کی اصل روح مجروح نہ ہو۔

ج) فقہی و قانونی تجزیہ کے نتائج

پاکستانی قانونِ قذف کے عدالتی اطلاق اور بدائع الصنائع کے تقابلی مطالعے سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں:

عدالتیں قذف کے مقدمات میں قاعدۂ درء (اِدْرَءُوا الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ) کا بھرپور استعمال کرتی ہیں۔ اگر الزام میں کنایہ یا طنز ہو، تو عدالتیں اسے حد کے بجائے تعزیر میں شمار کرتی ہیں، جو امام کاسانیؒ کے مقرر کردہ اصولِ صراحت سے مکمل ہم آہنگ ہے۔

قذف آرڈیننس کے عملی اطلاق میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ رہی ہے کہ مقننہ نے اس قانون کو ترتیب دیتے وقت اسلامی حد اور برطانوی ہتکِ عزت کے تصورات کو خلط ملط کر دیا۔ بدائع الصنائع میں قذف محض ذاتی توہین نہیں بلکہ معاشرے کے اخلاقی وجود پر حملہ ہے، جبکہ دفعہ 3 میں "hurt the feelings" جیسے الفاظ اسے ذاتی ہتکِ عزت کے قریب لے جاتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پاکستانی عدالتوں نے اپنی تشریحات اور نظائر کے ذریعے قانونِ قذف کو فقہ حنفی (بدائع الصنائع) کے قریب تر لانے کی کامیاب کوشش کی ہے، اور ان خامیوں کا سدِباب کیا ہے جو قانون کی ابتدائی ڈرافٹنگ (مثلاً Good faith کی شق) کی وجہ سے پیدا ہوئی تھیں۔

نتائجِ بحث

زیرِ مطالعہ تحقیق کے نتائج سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ پاکستانی قانونِ قذف اور فقہ حنفی کے مایہ ناز ماخذ 'بدائع الصنائع' کے مابین ایک گہرا فقہی اور فکری رشتہ قائم ہے۔ دونوں نظاموں کا مطالعہ کرنے کے بعد درج ذیل مشترکات اور اختلافات کا تعین کیا گیا ہے:

1۔ **اشتراکات:** تحقیق کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ پاکستانی قانونِ قذف اپنی روح اور بنیادی ڈھانچے میں 'بدائع الصنائع' کے اصولوں کا بہترین عکاس ہے۔

- **اثباتِ جرم:** قانون نے اثباتِ قذف کے لیے جو دو عادل مرد گواہوں کی شرط اور اقرار کا ضابطہ اختیار کیا ہے، وہ امام کاسانیؒ کے بیان کردہ فقہی معیارات کے عین مطابق ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

- **معیارِ تنفیذ:** کوڑے مارنے کے طریقہ کار، اعضاء کی تقسیم اور انسانی اعصاب کے تحفظ کے لیے وضع کردہ قواعد (Whipping Ordinance) کی جزئیات کا براہِ راست ماخذ بدائع الصنائع کی تشریحات ہی ہیں۔
- **عقوبتی فلسفہ:** دونوں نظام اس بات پر متفق ہیں کہ حدِ قذف کا مقصد محض انتقام نہیں بلکہ معاشرتی طہارت اور خاندانی تقدس کا تحفظ ہے۔ گواہی کی دائمی نااہلیت کی شرط کو قانون میں شامل کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستانی مقننہ نے فقہ حنفی کے اس سخت اور اصولی موقف کو تسلیم کیا ہے جو توبہ کے باوجود دنیوی سزا کو برقرار رکھتا ہے۔

2۔ **اختلافات:** اشتراکات کے ساتھ ساتھ کچھ مقامات پر واضح قانونی وفقہی انحرافات بھی سامنے آئے ہیں، جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- یہ تحقیق کا سب سے اہم نکتہ ہے۔ امام کاسانیؒ کے نزدیک حدِ قذف خالصتاً 'حق اللہ' ہے جس میں عفو و درگزر کی کوئی گنجائش نہیں، جبکہ پاکستانی قانون نے اسے 'حق العبد' کی حیثیت دیتے ہوئے مقذوف کو صلح یا معافی کا اختیار دیا ہے۔ یہ قانون کی ایک ایسی انفرادیت ہے جو فقہ حنفی کے کلاسک موقف سے میل نہیں کھاتی۔
- پاکستانی قانون میں 'نیک نیتی (Good Faith)' کے نام پر دی گئی استثنائی شقیں، برطانوی تعزیراتی قوانین کا اثر معلوم ہوتی ہیں۔ بدائع الصنائع کے فقہی مزاج میں 'نیک نیتی' کا عذر گواہوں کی عدم دستیابی پر حدِ قذف کو ساقط کرنے کے لیے ناکافی ہے، کیونکہ فقہ میں تہمت کا ثابت نہ ہونا ہی خود جرم کا ارتکاب ہے۔
- **اخلاقی بمقابلہ قانونی تعریف:** بدائع الصنائع کے تصور میں قذف ایک معاشرتی فساد ہے جس کی تعریف میں وسعت ہے، جبکہ پاکستانی قانون کے کچھ الفاظ (جیسے جذبات مجروح کرنا) اسے 'ہتکِ عزت (Defamation)' کے عمومی قوانین کے قریب کر دیتے ہیں، جو کہ جرم کی شرعی ماہیت سے قدرے مختلف زاویہ ہے۔

مختصر یہ کہ پاکستانی قانونِ قذف، فقہِ اسلامی کے تراجم میں ایک اہم پیش رفت تو ہے، لیکن اس کی تشکیل میں جہاں اسلامی احکام کو مرکزیت دی گئی ہے، وہاں عصری قانونی تقاضوں کی آمیزش نے کچھ ایسے مسائل پیدا کیے ہیں جو فقہ حنفی کی اصل روح سے ہم آہنگی کے متقاضی ہیں۔ یہ تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ قانونِ قذف کے عدالتی اطلاق میں جہاں کہیں بھی فقہی گہرائی (بدائع الصنائع کے اصول) کو نظر انداز کیا گیا، وہاں قانونی پیچیدگیاں پیدا ہوئیں۔ لہٰذا، عدالتوں کا یہ رجحان قابلِ تحسین ہے کہ وہ اپنے فیصلوں میں قانون کے لفظی مفہوم پر فقہی علت (Reasoning) کو ترجیح دے رہی ہیں، تاکہ شریعت اور قانون کے مابین حائل خلیج کو کم کیا جا سکے۔

مصادر و مراجع

1 Offences Against Property (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979, s. 3,4, 5

2 علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1986)، ج:7، ص:39

3 Offences Against Property (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979, s. 3,4, 5

4 الکاسانی، بدائع الصنائع، ج:7، ص:40-41

5 نفس مصدر، ص:44

6 نفس مصدر، ج:7، ص:45

7 Offences Against Property (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979, s. 11

8 سورۃ النور 04:24

9 الکاسانیؒ، بدائع الصنائع، 1986ء، ج:7، ص:43

10 الکاسانیؒ، بدائع الصنائع، 1986ء، ج:7، ص:57

11 بدائع الصنائع، ج:7، ص:40

12 سورۃ النور 04:24